Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں اور نیکی پر قائم رہنے والوں کی اولاد در اولاد اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اولاد اور نسل بھی نیکی پر قائم رہنے والی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اور ہمیں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہوگا ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اور دنیا کو ہم اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 15۔جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں اور نیکی پر قائم رہنے والوں کی اولاد در اولاد اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اولاد اور نسل بھی نیکی پر قائم رہنے والی ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت علیؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دیکھو آنحضرت ﷺ نے جب اپنی رسالت کے ابتدائی ایام میں اپنے خاندان کے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے دعوت کی، آپ نے اسلام کا پیغام پہنچایا تو سب مجلس سناٹے میں آ گئی سب خاموش تھے کوئی نہیں بولا۔ آخر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ گو میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں جو بھی لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں ان سب سے لیکن میں جو آپ نے فرمایا ہے اس بارے میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ ساتھ دوں گا۔ بہر حال اس کے بعد مکہ میں مخالفت عروج پہ پہنچ گئی آنحضرت ﷺ کو ہجرت کرنی پڑی اس وقت حضرت علیؓ کو ہی اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی توفیق دی کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹایا اور فرمایا تم یہاں لیٹے رہو تاکہ دشمن سمجھے کہ میں لیٹا ہوا ہوں۔ اس وقت حضرت علیؓ نے یہ نہیں کہا کہ یا رسول اللہ دشمن باہر گھیرا ڈال کے کھڑا ہے صبح جب انہیں پتا چلے گا تو بعید نہیں کہ مجھے قتل کر دیں بلکہ بڑے اطمینان کے ساتھ حضرت علیؓ آپ کے بستر پر سو گئے اور صبح جب کفار کو پتا چلا تو انہوں نے حضرت علیؓ کو بہت مارا پیٹا لیکن بہر حال اس وقت تک آنحضرت ﷺ مکہ سے ہجرت کر چکے تھے۔ حضرت علیؓ کی اس قربانی نے انہیں کس قدر انعامات سے نوازا بعد میں۔ اس وقت یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ انہیں اس قربانی کے بدلے میں کس قدر عزت ملنے والی ہے اور نہ صرف حضرت علیؓ کو بلکہ نیکیوں پر قائم رہنے والی آپ کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے گا۔ حضرت علی پر پہلا فضل تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ آپ کو آنحضرت ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے مختلف مواقع پر حضرت علی کے مختلف کاموں کی وجہ سے بڑی تعریف فرمائی۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ جنگ کے لئے کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت علی کو مدینے میں رہنے کا حکم دیا۔ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری نسبت میری وہ ہو جو ہارون کی موسیٰ سے تھی۔ حضرت موسیٰ ہارون کو پیچھے چھوڑ کر گئے تھے اس سے ہارون کی عزت کم نہیں ہوئی تھی۔ پس حضرت علیؓ کی بھی اللہ تعالیٰ نے عزت اس طرح قائم فرمائی اور پھر آپ تک ہی نہیں بلکہ اسلام میں جو اکثر اولیاء اور صوفیاء گزرے ہیں وہ حضرت علی کی اولاد میں سے ہی ہیں یا تھے اور ان اولیاء کو بھی اللہ تعالیٰ نے معجزات اور اپنی تائیدات عطا فرمائیں۔

حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ سے میں نے ایک واقعہ سنا ہوا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ ہارون الرشید نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا اور ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں رسیاں باندھ دیں۔ ہارون الرشید اپنے محل میں آرام

سے آرام دہ گدیلوں پر سویا ہوا تھا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے ہیں اور آپ ﷺ کے چہرے پر غضب کے آثار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید تم ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو مگر تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم آرام دہ گدیلوں پر گہری نیند سو رہے ہو اور ہمارا بچہ شدت گرما میں ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے قید خانے کے اندر پڑا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر ہارون الرشید بیتاب ہو کر اٹھ بیٹھا اور جیل خانے میں گیا اور اپنے ہاتھ سے امام موسیٰ رضا کے ہاتھوں اور پاؤں کی رسیاں کھولیں۔ انہوں نے ہارون الرشید سے کہا کہ آپ تو اتنے مخالف تھے میرے۔ اب کیا بات ہوئی ہے کہ خود چل کر یہاں آ گئے۔ ہارون الرشید نے اپنا خواب سنایا اور کہا میں آپ سے معافی چاہتا ہوں میں اصل حقیقت کو نہ جانتا تھا۔ اب دیکھو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو اس زمانے میں اور رسول کریم ﷺ اور حضرت علی کے زمانے میں کتنا بڑا فاصلہ تھا۔ ہم نے کئی بادشاہوں کی اولادوں کو دیکھا ہے کہ وہ در بدر دھکے کھاتی پھرتی ہیں۔ دوسری طرف دیکھو حضرت علیؓ کی اولاد کو کہ اتنی پشتیں گزرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ ایک بادشاہ کو رؤیا میں ڈراتا ہے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر حضرت علیؓ کو اس اعزاز کا پتا ہوتا اور ان کو غیب کا علم ہوتا اور وہ محض اس عزت افزائی کے لئے اسلام قبول کرتے تو ان کا ایمان صرف سودا اور دوکانداری رہ جاتا کسی انعام کا موجب نہ بنتا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ ایک ولی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جہاز میں سوار تھا سمندر میں طوفان آ گیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اسے الہام ہوا بزرگ کو کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ دیکھو یہ باتیں نری زبانی جمع خرچ سے حاصل نہیں ہوتیں بلکہ اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنا پڑتا ہے نیکیوں کو جاری رکھنا پڑتا ہے جو اپنے آباء کی نیکیاں ہیں۔ پس نیکوں کی نسل ہونا ولیوں کی نسل ہونا بزرگوں کی نسل ہونا بھی اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب خود بھی نیکیوں پر انسان قائم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ کی حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں بیان کردہ بعض اور باتیں بھی اس وقت آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ کی نماز باجماعت کی پابندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نماز اتنی پیاری تھی کہ جب کبھی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ تشریف نہ لا سکتے اور گھر میں ہی نماز ادا کرنی پڑتی تھی تو والدہ صاحبہ یا گھر کے بچوں کو ساتھ ملا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ صرف نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ایک موقع پر نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگے میں سب پروئے جائیں۔ مذہب وہی ہے جو سب کو اکٹھا کر دے ایک بنا دے۔ فرمایا کہ یہ نمازیں باجماعت جو ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اس وحدت کے لئے ہی ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔ یعنی نمازی ایک دوسرے سے قوت حاصل کریں۔ فرمایا اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلے کی مسجد میں ادا کریں تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کریں اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ فرمایا کہ تعارف بہت عمدہ شئے ہے کیونکہ اس سے انس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ پس باجماعت نماز کا جہاں ذاتی فائدہ ہوتا ہے انسان کو وہاں جماعتی فائدہ بھی ہے اور جو نمازوں پر مسجد میں نہیں آتے یا بعض ایسے بھی ہیں آ کر آپس میں رنجشوں کو دور کر کے انس اور تعلق پیدا نہیں کرتے انہیں نمازیں پھر کوئی فائدہ نہیں دیتی کیونکہ جو مقصد ہے ایک نماز کا عبادت کے علاوہ ایک وحدت پیدا ہونا آپس میں انس اور محبت پیدا ہونا وہ حاصل نہیں ہوتا۔

پس باجماعت نماز کا جہاں ذاتی فائدہ ہوتا ہے انسان کو وہاں جماعتی فائدہ بھی ہے اور جو نمازوں پر مسجد میں نہیں آتے یا بعض ایسے بھی ہیں آ کر آپس میں رنجشوں کو دور کر کے انس اور تعلق پیدا نہیں کرتے انہیں نمازیں پھر کوئی فائدہ نہیں دیتی کیونکہ جو مقصد ہے ایک نماز کا عبادت کے علاوہ ایک وحدت

پیدا ہونا آپس میں انس اور محبت پیدا ہونا وہ حاصل نہیں ہوتا۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہئے تاکہ ہم ایک ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ [2]

نمازوں کے ضائع ہونے کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ کی صبح کے وقت آنکھ نہ کھلی اور کھلی تو دیکھا کہ نماز کا وقت گزر گیا ہے اس پر وہ سارا دن روتے رہے۔ دوسرے دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی نماز کے لئے اٹھاتا ہے انہوں نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا شیطان ہوں جو تمہیں نماز کے لئے اٹھانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا تجھے نماز کے لئے اٹھانے سے کیا تعلق؟ یہ بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کل جو میں نے تمہیں سوتے رہنے کی تحریک کی اور تم سوتے رہے اور نماز نہ پڑھ سکے اس پر تم سارا دن روتے رہے فکر کرتے رہے۔ خدا نے کہا کہ اسے نماز باجماعت پڑھنے سے کئی گنا ثواب دے دو۔ شیطان کہتا ہے کہ مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا کہ نماز سے محروم رکھنے پر تمہیں اور زیادہ ثواب مل گیا۔ آج میں اس لئے جگانے آیا ہوں کہ آج بھی کہیں تم زیادہ ثواب نہ حاصل کرلو۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ شیطان تب پیچھا چھوڑتا ہے جب کہ انسان اس کی بات کا توڑ کرتا ہے اس سے وہ مایوس ہوجاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ہر موقع پر شیطان کو مایوس کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں اور اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور وقت پر ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

بعض دفعہ بعض لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہوئے کسی بات کی گہرائی میں جائے بغیر اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع اس وجہ سے ٹھوکر بھی کھا جاتی ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دعوت میں میں نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکا۔ میں نے اسے کہا کہ دائیں ہاتھ سے پانی پیو اگر کوئی جائز عذر نہیں ہے تو۔ تو اس نے کہا کہ حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعودؑ بھی بائیں ہاتھ سے پانی پیا کرتے تھے حالانکہ حضرت صاحب کے ایسا کرنے کی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ آپ بچپن میں گر گئے تھے جس سے ہاتھ میں چوٹ آئی تھی اور ہاتھ اتنا کمزور ہوگیا تھا کہ اس سے گلاس تو اٹھا سکتے تھے مگر منہ تک نہیں لے جا سکتے تھے مگر سنت کی پابندی کے لئے آپ گو بائیں ہاتھ سے گلاس اٹھاتے تھے مگر نیچے دائیں ہاتھ کا سہارا بھی دے لیا کرتے تھے۔ بہرحال یہ جلد بازیاں ہی ہیں جو پھر غلط قسم کی بدعات بھی پیدا کر دیتی ہیں غلط قسم کی خود ہی تفسیریں کرکے انسان خود غلط نتائج اخذ کر لیتا ہے۔

توکل کے حوالے سے حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ سے سنے ہوئے ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ سلطان عبدالحمید خان کی ایک بات مجھے بڑی پسند ہے۔ جب یونان سے جنگ کا سوال اٹھا تو سلطان عبدالحمید خان کا منشاء تھا کہ جنگ ہو مگر وزراء کا منشاء نہیں تھا اس لئے انہوں نے بہت سے عذرات پیش کئے۔ آخر انہوں نے کہا کہ جنگ کے لئے یہ چیز بھی تیار ہے اور وہ چیز بھی تیار ہے لیکن اہم چیز کا ذکر کرکے کہہ دیا کہ فلاں امر کا انتظام نہیں ہوسکا جو جنگ کے لئے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ جب وزراء نے اپنا مشورہ پیش کیا اور مشکلات بتائیں اور کہا کہ فلاں چیز کا انتظام نہیں تو سلطان عبدالحمید نے جواب دیا کہ کوئی خانہ تو خدا کے لئے بھی چھوڑنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ سلطان عبدالحمید کے اس فقرے سے بہت ہی لطف اٹھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کی یہ بات بہت پسند ہے۔ تو مؤمن کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا کے لئے بھی چھوڑنا ضروری ہوتا ہے عموماً نوجوانوں کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں کہ ترقی یافتہ قومیں خدا سے دور جا کر شاید ترقی کر رہی ہیں اور مسلمان مذہب کی وجہ سے انحطاط کا شکار ہو رہے ہیں جبکہ حقیقتاً مسلمان اپنے نکمے پن اور توکل کے غلط تصور کی وجہ سے اپنی ساکھ کھو بیٹھے ہیں اور کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں اور جہاں کچھ کرتے ہیں وہاں بھی غلط approach ہے ان کی بالکل۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ہے کہ اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور جو کچھ وعدہ کیا جاتا ہے وہ بھی ہے۔ فرمایا اس سے ایک نادان دھوکہ کھاتا ہے اور تدابیر کے سلسلے کو باطل کر دیتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے فرما دیا آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ ملے گا اس لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب کچھ بھیج دے گا۔ فرمایا حالانکہ سورۃ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم زمین میں منتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کو تلاش کرو اور خدا کا فضل یہی ہے تلاش کرنا کہ محنت[2] کرو اور اپنے قویٰ کو استعمال میں لاؤ۔ فرمایا کہ بعض لوگ ٹھوکر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ جنگ کو جاتے تو تیاری کرتے تھے۔ گھوڑے ہتھیار بھی ساتھ لیتے تھے بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہیں پہن کر جاتے تھے تلوار بھی کمر سے لٹکاتے تھے حالانکہ ادھر خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ پس تدبیر پوری کر کے پھر توکل کا حکم ہے۔ اسی طرح ہر معاملے میں محنت کر کے پھر توکل کا حکم ہے اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام 'بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے' کی ایک بڑی خوبصورت تشریح حضرت مصلح موعود نے فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو آپ کے صحابہ اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ طاقت مل جانے کے بعد تم کہیں ظلم نہ کرنے لگ جاؤ۔ پس تم خوشی منانے کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کرتے رہو اور اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی دعائیں کرو۔ (یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ آج ہم امن امن کی باتیں کرتے ہیں سلامتی کی باتیں کرتے ہیں جب سب کچھ ملے جب بادشاہ احمدی مسلمان ہوں اور برکت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس وقت ہمارا جو ہے امن اور سلامتی کا پیغام وہ پھیلنا چاہئے اس وقت محبت اور پیار پھیلنا چاہئے نہیں تو آج کل تو مجبوری کی باتیں ہوں گی پھر) فرمایا کہ اور وہ دن دور نہیں جب حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام پورا ہو گا لیکن وہ حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپؑ کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا جو کہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تبلیغ ہو گی پھیلے گی بادشاہتیں آئیں گی تب وہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش بھی کریں گے (پھر حضور انور نے تبرکات کو محفوظ رکھنے کے سلسلہ میں راہنمائی فرمائی)

حضرت مسیح موعودؑ کی جن کتب کا ذکر ہوا اس بارے میں کس طرح ابتداء میں کتب شائع کی جاتی تھیں بیان کروں۔ حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کاتبوں کے نخرے برداشت کرتے تھے اور معیار اچھا رکھنے کی کوشش فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی معمولی کاتب سے کتاب لکھوا کر خراب کی جائے کیونکہ اس طرح کتاب کا معیار لوگوں کی نظر میں کم ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی کتب کی چھپوائی کے بارے میں ایک خاص فکر نظر آتی ہے اس کا پتا چلتا ہے کہ غیروں کے سامنے بھی اسلام کے دفاع اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں جو ممکنہ عمدہ چیز پیش ہو سکتی ہے وہ کی جائے اور اپنوں کے علم میں اضافے کے لئے بھی بہترین شکل میں اسلام کی تعلیم سامنے آئے۔

پس حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اور ہمیں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہو گا ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اور دنیا کو ہم اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے۔ پس نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ تبھی بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے الہام کی صحیح حقیقت آشکار ہو سکے گی اور اس کی ہمیں سمجھ بھی آئے گی اور ہم تبلیغ کے اعلیٰ معیار پیدا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو سمجھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے تین مرحومین مکرم چودھری عبدالعزیز صاحب ڈوگر (ربوہ)، مکرمہ اقبال نسیم عظمت بٹ صاحبہ زوجہ مکرم غلام سرور بٹ صاحب اور مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ محترم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرماتے ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆☆☆